**AL-QALAM** القلم

ISSN 2071-8683 E-ISSN 2707-0077

Volume 25, Issue, 1, 2020

Published by Institute of Islamic Studies,

University of the Punjab, Lahore, Pakistan.

# پیغمبر اسلام ﷺ کی تاریخیت: رابرٹ سپینسر کے افکار کا مطالعہ

# Historicity of the Prophet of Islam: A Critical Study of Robert Spencer's Views

***Tariq Aziz**

****Dr. Muhammad Shahbaz Manj**

*PhD Scholar, Department of Islamic and Arabic Studies, University of Sargodha

**Assistant Professor, Department of Islamic and Arabic Studies, University of Sargodha

## Abstract

Orientalists have studied Prophet of Islam from different perspectives. In the recent times they have focused the aspect of historicity of the Prophet of Islam. They or the view that the historicity of Prophet Muhammad should be examined and his real historical status should be re-explored. This paper studies an American polemical writer Robert Spencer's approach on the subject. It explores that Spencer not only has tried to refute the important historical status of the Prophet of Islam but even strived to negate his existence. It finds that Spencer's approach on the subject is biased and against even the principles of higher criticism set by the West.

**Keywords:** Orientalists, Prophet Muhammad, Historicity, Criticism, Robert Spencer.

عصرِ حاضر میں حضرت محمد ﷺ سے متعلق مغرب میں جاری مباحث میں ایک اہم بحث آپ ﷺ کے تاریخی وجود سے متعلق ہے۔ بہت سے مستشرقین اور مغربی مصنفین یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ آپ ﷺ کو جس عظمت و بلندی کے مقام پر فائز سمجھا جاتا ہے، اس کی کوئی تاریخی حقیقت نہیں۔ محمد ﷺ کوئی بڑے انسان نہیں تھے۔ اس سے بڑھ کر اب کچھ لوگ ایسے سامنے آئے ہیں، جو متعدد مغربی اہل قلم کے اس دعوے کو یہاں تک لے آئے ہیں کہ آپ ﷺ کے تاریخی وجود ہی کے انکار کی روش اپنالی ہے۔ یہ لوگ تاریخ میں محمد ﷺ کے ایک معمولی شخص ثابت کرنے کی غرض سے ایسی اصطلاحات اور بیانیے وضع کرنے پر اتر آئے

ہیں، جس سے قارئین کو باور کرایا جائے کہ تاریخ میں کمزور پوزیشن تو درکنار محمد ﷺ نام کی کوئی شخصیت وجود ہی نہیں رکھتی۔اس قسم کی بات اگر ایک فاتر العقل شخص کہے تو اس پر شاید بات کرنے کی ضرورت بھی نہ ہو، لیکن افسوس ہے کہ مغرب میں ایسے ایسے لوگ یہ دعوے کر رہے ہیں، جو درجنوں کتابوں کے مصنف ہیں، بڑے علمی اور مذہبی فورمز پر تقاریر کرتے ہیں اور ایک وسیع حلقے میں ان کی پہچان ہے اور انھیں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اسی نوع کے افراد میں ایک امریکی مصنف رابرٹ سپینسر (Robert Spencer) ہے، جس کی اسلام اور پیغمبر اسلام کے بارے میں اس وقت تک اٹھارہ کتب شائع ہو چکی ہیں۔ یہ اسلام مخالف تقریر و تحریر کے لیے مشہور ہے اس کی تحریریں اسلام اور عالم اسلام کے خلاف تعصب سے لبریز ہیں۔ان میں سب سے زہریلی کتاب کا عنوان ہے:
Did Muhammad Exist? An Inquiry into Islam's Obscure origin. [1]

یہ کتاب 2012ء میں شائع ہوئی اور 256 صفحات پر مشتمل ہے۔اس کتاب میں سپینسر نے حضور ﷺ کو نہ صرف ایک معمولی آدمی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے، بلکہ آپ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ کے تاریخی وجود پر بھی سوال اٹھایا کہ آیا جس طرح مسلمانوں کا دعوی ہے، کوئی محمد نام کی شخصیت تھی بھی یا نہیں؟ اپنے ایک انٹرویو میں اس کتاب سے متعلق اظہارِ خیال کرتے ہوئے اس نے کہا:

> Like Judaism and Christianity, Islam is a faith rooted in history. It makes historical claims. Muhammad is supposed to have lived at a certain time and preached certain doctrines that he said God had delivered to him. And just as is the case with every other historical assertion, the veracity of those claims is open to historical analysis.[2]

> "یہودیت اور عیسائیت کی طرح، اسلام بھی ایک ایسا عقیدہ ہے جس کی جڑ تاریخ میں ہے۔یہ تاریخی دعوے کرتا ہے۔ایسا سمجھا جاتا ہے کہ محمد ایک خاص وقت پر زندہ رہے اور کچھ ایسے عقائد کی تبلیغ کی جو ان کے بقول خدا نے انھیں پہنچائے تھے۔اور جس طرح ہر دوسرے تاریخی دعوے کا معاملہ ہے، ان دعوؤں کا بھی تاریخی تجزیہ ہونا چاہیے۔"

ان سطور میں سپنسر کی مذکورہ کتاب میں پیش کردہ اس کے افکار کا مطالعہ و جائزہ پیش کرنا مقصود ہے۔ہم اختصار کے ساتھ واضح کرنے کی کوشش کریں گے کہ محمد ﷺ کی تاریخیت سے متعلق سپنسر کا بنیادی تھیسز کیا ہے اور اس ضمن میں ان کے دعاوی و مزعومہ تحقیقات کی حقیقت کیا؟ اس مطالعے و جائزے کا اسلوب یہ ہے کہ پہلے ابواب کے

اعتبار سے کتاب کے مندرجات کا تذکرہ کرتے ہوئے مصنف کے افکار و استدلالات کا مطالعہ کیا جائے گا اور بعد ازاں اس کے ان افکار و استدلالات کا جائزہ لیا جائے گا۔

## مندرجات و ابواب کا تعارف

یہ کتاب ایک تعارف اور دس ابواب پر مشتمل ہے۔ پیش لفظ جو ہنس جے۔ جی۔ جینسن نے لکھا ہے۔ "تعارف: تاریخ کی مکمل روشنی" کے عنوان سے کتاب کے تعارف میں مصنف نے واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ اسلام میں محمد ﷺ کو واحد مذہبی پیشوا کی حیثیت سے پیش کیا جاتا ہے حالانکہ تاریخ میں ان کا وجود نہیں ہے۔ کتاب کے پہلے باب کا عنوان "وہ آدمی جو وہاں نہ تھا" ہے۔ اس باب میں رابرٹ سپنسر کسی بھی غیر اسلامی تاریخی ریکارڈ سے محمد ﷺ نام کی شخصیت کا وہ خاکہ پیش کرنے کی کوشش کرتا ہے جو اسلامی روایت سے بالکل مختلف ہے۔ وہ ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے غیر اسلامی تاریخی ریکارڈ سے محمد ﷺ کی وہ شخصیت تاریخ میں میں موجود نہیں، جو مسلمان پیش کرتے ہیں۔ وہ مزید لکھتا ہے کہ اسلام اس لحاظ سے صرف منفرد نہیں ہے کہ اس کی تاریخی حیثیت کو جانچا نہیں گیا بلکہ اس لحاظ سے بھی منفرد ہے کہ کسی بھی سطح پر اس کی تاریخی حیثیت کے بارے میں تفتیش نہیں کی گئی ہے۔ اس کے بقول در حقیقت محمد ﷺ کی تاریخیت (واقعیت) کے بارے میں سوال اٹھانے کی معقول وجہ ہے۔ اگرچہ محمد ﷺ، قرآن اور ابتدائے اسلام کا قصہ وسیع پیمانے پر قبولیت حاصل کر چکا ہے مگر گہرا جائزہ لینے پر اس قصے کے مشمولات مشکوک ثابت ہوتے ہیں۔ اس کے بقول کوئی شخص ابتدائے اسلام کے بارے میں جتنا زیادہ پیچھے دیکھنے کی کوشش کرتا ہے، اتنا ہی اسے کم دکھائی دیتا ہے۔ پیغمبر اسلام ﷺ کی زندگی اور شخصیت کے بارے میں جو کچھ اہل اسلام علم و اعتقاد رکھتے ہیں اس کو اس نے افسانوی کہانیاں قرار دیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ان کا حقیقت کی دنیا سے کوئی تعلق نہ ہے۔ حتیٰ کہ اس نے آپ ﷺ کے وجود کا انکار کر دیا ہے اور کہتا ہے کہ محمد ﷺ کی تاریخی حیثیت کو ثابت کرنے کے لیے ذرائع ناکافی ہیں۔

وہ اپنی آرا کا نتیجہ ان الفاظ میں نکالتا ہے کہ عربوں کے نبی کی حیثیت سے جس نے ایک مبہم توحید کی تعلیم دی تھی شاید ہی وہ ان میں موجود تھا۔ رابرٹ سپنسر کے بقول اس کی زندگی کی کہانی رابن ہڈ اور میکبتھ کی طرح افسانوی اشاروں میں گم ہو جاتی ہے۔

رابرٹ سپنسر کے مطابق آپ ﷺ نے بطور پیغمبر اسلام اللہ سے ابدی اور مکمل کتاب حاصل کرنے کا دعویٰ کیا۔ مزید برآں اس کے مطابق سابقہ تاریخ میں بہت سے خلیج ہیں، کئی مواقع پر تاریخ خاموش ہے، اور تاریخی

مواد کے بہت سارے پہلو ہیں، جو آپس میں مطابقت نہیں رکھتے۔اپنی کتاب میں اس نے قرآن پاک کی صداقت اور اللہ کے وجود پر بھی شک کا اظہار کیا ہے۔ اس نے آپ ﷺ کی سیرت کے بارے میں تمام مستند ماخذوں کے حوالوں سے بھی انکار کیا ہے، اور صرف اس کے ذہن میں پیدا ہونے والے مغالطوں پر انحصار کیا ہے۔

رابرٹ سپینسر مزید لکھتا ہے کہ اسلام میں محمد ﷺ کو واحد مذہبی پیشوا کی حیثیت سے پیش کیا جاتا ہے، لیکن تاریخ میں ان کا کوئی وجود نہیں ہے۔ اس کے بقول مسئلہ یہ ہے کہ لیجنڈ کے تاریخی ریکارڈ کو اس حد تک بڑھا چڑھا کر پیش کیا گیا ہے کہ اس بات کا تعین ممکن نہ ہے کہ اصل تاریخ کیا ہے اور اس میں فرضی کہانی کیا ہے۔

کتاب کے دوسرے باب "حضرت عیسی، محمد" میں سپنسر دعوی کرتا ہے کہ محمد کے معنی "تعریف والے" کے ہیں، لیکن اس مطلب "praised one"[3] بھی ہو سکتا ہے، جو حضرت یسوع ہیں کیونکہ اس دور کے فن تعمیر، جن پر مسیحی صلیب کندہ ہے، اس کی تصدیق کرتے ہیں۔

تیسرے باب "محمد کی دریافت" میں رابرٹ سپنسر نے واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ محمد کا وجود ایک قسم کی کہانی کے ذریعے وجود میں آیا، جسے حدیث کہتے ہیں حدیثوں کا حال یہ ہے کہ 29300 احادیث کو ناقابل اعتبار سمجھا گیا اور صرف 12500 احادیث کو صحیح کہا گیا، حالانکہ یہ بھی ایک دوسرے سے متصادم ہیں۔ اس باب میں رابرٹ سپنسر کسی بھی غیر اسلامی تاریخی ریکارڈ سے محمد ﷺ نام کی شخصیت کی عدم موجودگی کا جائزہ لیتا ہے۔ اور کسی عربی نبی کے ریکارڈ پر مشتمل ابتدائی تحریروں سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ وہ روایتی اسلامی تصور سے مطابقت نہیں رکھتی ہیں۔

"تاریخ پر مکمل روشنی ڈالنا" کتاب کا چوتھا باب ہے۔ اس میں مصنف نے لکھا ہے کہ سیرت کی پہلی تصنیف، جس کو بنیاد بنا کر باقی سب سیرت نگاروں نے سیرت لکھی ہے، محمد ﷺ کی وفات کے 125 سال بعد وجود میں آئی۔ ابن اسحاق کی یہ کتاب بطور ماخذ سیرت ناقابل اعتبار ہے۔ اور اسی طرح اس کے بقول بعد کے سیرت نگاروں نے اضافی تفصیلات اور زیبائش بخش نکات سے اپنی کتاب کو مزین کر لیا۔ "محمد کا ابہام" کے عنوان سے پانچویں باب میں اس نے لکھا ہے کہ محمد ﷺ کے بارے میں کچھ شرمناک کہانیاں ہیں۔ مثلاً یہ کہ وہ اپنی زندگی میں قرآن پاک کا کچھ حصہ فراموش بھی کر چکے تھے۔ اس باب سپنسر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ قرآن فرد واحد کی تخلیق نہیں ہے؛ اس میں تضادات ہیں اور یہ اصل وحی کی صورت میں ایک شخص پر نازل نہیں ہوا۔

"ناقابل ترمیم قرآن میں تبدیلی" کے عنوان سے چھٹے باب میں مصنف قرآن مجید میں موجود تنوع کو ظاہر کرنے کی کوشش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ بقول مسلمانوں کے محمد ﷺ کو اس تنوع سے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ مزید برآں وہ یہ بھی ظاہر کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ کس طرح کچھ قرآنی حوالوں کی ترتیب کو ان کی اصل شکل سے دوبارہ ترتیب دیا گیا ہے۔ ساتواں باب "غیر عربی قرآن" ہے، جس میں قرآن کے بعض غیر عربی الفاظ کو بنیاد بنا کر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ قرآن کے عربی ہونے کا دعوی غلط ہے؛ کئی اشارے اس میں ایسے موجود ہیں، جو اس کے سریانی ہونے کے دعوے کی تصدیق کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر کئی الفاظ جن کا عربی میں مفہوم واضح نہیں ہے، ان کے واضح معنی سریانی میں موجود ہیں یا یہ عیسائی ابتدائی ادب سے مشابہت رکھتے ہیں۔ "کیا قرآن کا وجود تاریخ میں ہو سکتا ہے؟" کے عنوان سے آٹھویں باب میں سپنسر نے قرآن کی تاریخی حقیقت کو جانچنے کی کوشش کی ہے۔

اس کے بقول شواہد کی روشنی میں یہ بات سمجھنے میں کوئی مشکل نہیں ہے کہ قرآن اصل میں ایک عیسائی عبادات کا مرکب تھا؛ لفظ قرآن بھی سریانی لفظ "lectomany" کا مترادف ہے۔ یہ اوریس(Arius)جو کہ نیکیا(Nicaea) سے متعلق تھا، کی تعلیمات سے مشابہت رکھتا ہے، جس نے دعویٰ کیا تھا کہ عیسی خدا نہیں بلکہ خدا کا رسول تھا۔ "قرآن کس نے جمع کیا؟" کے عنوان سے نویں باب ہے، جس میں مصنف نے حضرت عثمان کے جمعِ قرآن سے متعلق روایات کو وضعی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔[4] اس کے بقول قرآن مجید کی جمع وتدوین کا کام عبدالملک اور حجاج بن یوسف نے سیاسی مقاصد کے لیے کیا۔ کتاب کا دسواں اور آخری باب "سارے مواد کا مفہوم" کے عنوان سے ہے۔ اس باب میں رابرٹ سپنسر تمام اہم نکات کے خلاصہ کو بیان کرتا ہے اور ان تمام نکات کی دوبارہ اکٹھا کر کے نتیجہ اخذ کرتا ہے۔

## محمد ﷺ ایک فرضی وجود

کتاب میں مصنف کا نتیجہ بحث یہ ہے کہ محمد ﷺ کے بارے میں مسلمانوں کی پیش کردہ معلومات افسانوی ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ لیجنڈ کے تاریخی ریکارڈ کو اس حد تک بڑھا چڑھا کر پیش کیا گیا ہے کہ اس بات کا تعین ممکن نہیں ہے کہ اصل تاریخ کیا ہے اور اس میں فرضی کہانی کیا؟[5] حضور ﷺ کی تاریخیت پر سوال اٹھاتے ہے ایک جگہ اس نے نہایت زور دے کر لکھا ہے:

> From the extant historical records, it is not at all clear that there was an Arab prophet named Muhammad anywhere near Mecca, who brought any kind of message to the world.

Or at the very least, the records indicate that if there was a Muhammad, he was not in Mecca and didn't preach anything that closely resembles Islam — until long after his death, when his biography and holy book as we know them began to be constructed.[6]

"موجودہ تاریخی ریکارڈوں سے یہ بات بالکل بھی واضح نہیں ہے کہ مکہ کے قریب کہیں بھی محمد نامی عرب نبی موجود تھا، جو دنیا میں کسی بھی طرح کا پیغام لایا تھا۔ یا یہ تو کم از کم ریکارڈ سے واضح ہی ہے کہ اگر محمد نام کا کوئی شخص تھا بھی تو وہ مکہ میں نہیں تھا۔ اور اس نے ایسی کوئی ایسی تبلیغ نہیں کی تھی، جو اسلام سے ملتی جلتی ہو اس کی سوانح حیات اور مقدس کتاب جیسا کہ ہم انھیں جانتے ہیں، -اس کی وفات کے بہت بعد تیار ہونا شروع ہوئیں۔"

رابرٹ سپنسر کے بقول قرآن مجید سیرت نبی کا اہم ماخذ ہے لیکن اس کے بقول محمد ﷺ کا نام صرف قرآن مجید میں چار بار استعمال ہوا ہے۔ اور اس کے بقول حقیقت میں قرآن مجید میں رسول کے بارے میں لازمی طور پر کچھ بھی نہیں ہے۔ سیرت کے دوسرے ماخذ کے بارے میں رابرٹ سپنسر کہتا ہے کہ محمد ﷺ کی زندگی کے بارے میں احادیث میں نہ ختم ہونے والی تفصیل موجود ہے۔ لیکن اس کے بقول اس تاثر کی تائید اس وقت ہوتی ہے، جب کوئی یہ پڑھتا ہے کہ آپس میں مقابلہ کرنے والے دھڑوں نے ان کو کس طرح مرتب کیا اور ان کی تدوین کی۔ اس کے بقول احادیث اور ان کے سلسلہ روایات دونوں کو گھڑ لیا گیا اس کے نزدیک اگر کسی حدیث کو جعلی بنایا جاسکتا ہے تو پھر اس کا سلسلہ بھی بدلہ جاسکتا ہے۔ رابرٹ سپنسر کے بقول سیرت ابن سحاق کو صرف وہی لوگ مستند سمجھتے ہیں جو اس کو تنقیدی نگاہ سے نہیں پرکھتے ہیں، یا دیگر ذرائع کی عدم دستیابی کی وجہ سے اس پر انحصار کرتے ہیں۔ اس کے بقول اس کی کتاب محمد کی وفات کے سو سال سے زیادہ عرصہ بعد لکھی گئی۔

اس عنوان کو واضح کرنے کے لیے اس نے آپ ﷺ کی زندگی کے متعلق پانچ اہم ذرائع پر بحث کی ہے:

1. غیر مسلم مبصرین کے لکھے ہوئے دستاویزات (ساتویں اور آٹھویں صدی)
2. اس دور کے دستاویزات جو عرب / مسلمانوں نے خود لکھے
3. قرآن مجید
4. حدیث
5. محمد ﷺ کی پہلی سوانح حیات (ابن اسحاق)

رابرٹ سپنسر کے بقول قرآن مجید سیرت نبی کا اہم ماخذ ہے، لیکن اس کے بقول محمد ﷺ کا نام صرف قرآن مجید میں چار بار استعمال ہوا ہے۔اور اس کے بقول حقیقت میں قرآن مجید میں رسول کے بارے میں لازمی طور پر کچھ بھی نہیں ہے۔ سیرت کے دوسرے ماخذ کے بارے میں رابرٹ سپنسر کہتا ہے کہ محمد ﷺ کی زندگی کے بارے میں احادیث میں نہ ختم ہونے والی تفصیل موجود ہے۔ اس تاثر کی تائید اس وقت ہوتی ہے، جب کوئی یہ پڑھتا ہے کہ آپس میں مقابلہ کرنے والے دھڑوں نے ان کو کس طرح مرتب کیا اور ان کی تدوین کی۔ اس کے بقول احادیث اور ان کے سلسلہ ہائے روایات دونوں کو گھڑ لیا گیا۔ اس کے نزدیک اگر کسی حدیث کو جعلی بنایا جا سکتا ہے، تو پھر اس کا سلسلہ بھی بدلہ جا سکتا ہے۔ رابرٹ سپنسر کے بقول سیرت ابن سحاق کو صرف وہی لوگ مستند سمجھتے ہیں جو اس کو تنقیدی نگاہ سے نہیں پرکھتے ہیں، یا دیگر ذرائع کی عدم دستیابی کی وجہ سے اس پر انحصار کرتے ہیں۔ اس کے بقول اس کی کتاب محمد کی وفات کے سو سال سے زیادہ عرصہ بعد لکھی گئی۔ جہاں تک غیر مسلم ذرائع کا تعلق ہے، تو رابرٹ سپنسر اس کے بارے میں لکھتا ہے:

They made no mention of Muhammad or Muslims or Islam at all, at least until around the start of the 8th century. In case you’re thinking that there’d be no reason for outsiders to mention the religion of some obscure far-off tribe, remember that starting with the date of Muhammad’s purported death in 632 Arabs galloped out of the desert and conquered or captured almost the entirety of the Near East, the Middle East and North Africa in just a few decades. They encountered many cultures and civilizations, but none of those conquered peoples seem even to have heard of Islam or Muhammad.[7]

"انھوں نے کم از کم 8 ویں صدی کے آغاز تک، محمد یا مسلمانوں یا اسلام کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ اگر آپ یہ سوچ رہے ہیں کہ دور دراز کے قبیلے کے کسی مذہب کا ذکر کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہوگی تو، یاد رکھیں کہ 632 میں محمد کی مزعومہ وفات کی تاریخ کے بعد چند عشروں ہی میں عربوں نے صحرا سے نکل کر مشرق قریب، مشرق وسطی اور شمالی افریقہ تک کا وسیع علاقہ فتح کر لیا تھا۔ انھیں متعدد ثقافتوں اور تہذیبوں کا سامنا کرنا پڑا، لیکن معلوم نہیں ہوتا کہ مفتوح لوگوں میں سے کسی نے بھی اسلام یا محمد کے بارے میں سنا بھی ہو۔"

سپینسر کا دعوی ہے کہ اسلام اس لحاظ سے منفرد ہے کہ کسی بھی سطح پر اس کی تاریخی حیثیت کے بارے میں تحقیق نہیں کی گئی ہے۔اس کے بقول در حقیقت محمد ﷺ کی تاریخیت (واقعیت) کے بارے میں سوال اٹھانے کی معقول وجہ ہے۔اگرچہ محمد ﷺ، قرآن اور ابتدائے اسلام کا قصہ وسیع پیمانے پر قبولیت حاصل کر چکا ہے، مگر گہرا جائزہ لینے پر اس قصے کے مشمولات مشکوک ثابت ہوتے ہیں۔ رابرٹ سپنسر کے بقول محمد کا وجود ایک قسم کی کہانی کے ذریعے وجود میں آیا جسے حدیث کہتے ہیں امویوں کے خاتمے کے نتیجے میں ہونے والی اقتدار کی جدوجہد میں، عباسیوں اور شیعوں دونوں نے احادیث ختم کرنا شروع کر دیں تا کہ یہ معلوم ہو جائے کہ محمد ﷺ نے مخالف فریق کو غدار یانااہل سمجھتے ہوئے انہیں حقیقی حکمرانوں کے طور پر کس طرح تسلیم کیا تھا۔

اس کا کہنا ہے کہ 29300 احادیث کو ناقابل اعتبار سمجھا گیا اور صرف 12500 احادیث کو صحیح کہا گیا حالانکہ یہ بھی ایک دوسرے سے متصادم ہیں۔اس کے بقول کوئی شخص ابتدائے اسلام کے بارے میں جتنا زیادہ پیچھے دیکھنے کی کوشش کرتا ہے، اتنا ہی اسے کم دکھائی دیتا ہے۔ پیغمبر اسلام ﷺ کی زندگی اور شخصیت کے بارے میں جو کچھ اہل اسلام علم واعتقادر کھتے ہیں اس کو اس نے افسانوی کہانیاں قرار دیا ہے۔ وہ اپنی آرا کا نتیجہ ان الفاظ میں نکالتا ہے کہ عربوں کے نبی کی حیثیت سے، جس نے ایک مبہم توحید کی تعلیم دی تھی، شاید ہی محمد ان میں موجود تھے۔ اس نے حضور ﷺ کی زندگی کی کہانی کو رابن ہڈ اور میکبتھ کی طرح کی کہانیوں سے تشبیہ دیتے ہوئے، اسے افسانہ باور کرنے کی کوشش کی ہے۔[8]

رابرٹ اسپنسر کا دعوی ہے کہ ابتدائی عرب مسلمان جنہوں نے بازنطینی اور فارسی سلطنتوں کے وسیع علاقوں کو فتح کیا انھیں فوری طور پر پورے شمالی افریقہ اور مشرقی وسطی میں مکمل تبدیلیاں کرنا تھیں۔ مسلمانوں کو فوری طور پر اپنے سکوں میں تبدیلیاں کرنا تھیں۔ آرکیٹکیچرل یادگاروں کی تعمیر کرنا تھی اور انتظامی زبان کو عربی میں تبدیل کرنا تھا۔ لیکن اس کا یہ مفروضہ اس وجہ سے غلط ہے کہ عربوں نے بہت کم وقت میں دو عظیم سلطنتوں کو فتح کیا، لہذا انھوں نے اس پرانے ڈھانچے کو اپنی جگہ پر برقرار رکھا تھا۔

یہاں تک کہ وہ مفتوح قوموں کے درمیان رہنا بھی پسند نہیں کرتے تھے۔ اور جب تک عوام ٹیکس ادا کرتے رہتے، وہ ان کے معاملات میں بہت کم دلچسپی لیتے، یہ حقیقت اسلامی آثارِ قدیمہ کے ماہرین اور آرٹ مورخین کے درمیان بڑے پیمانے پر مشہور ہے۔ اس لحاظ سے رابرٹ سپنسر کا یہ مفروضہ بھی اس کے نظریے کی تایید نہیں کرتا۔

## کتاب کے مندرجات اور حاصلِ تحقیق کا مختصر جائزہ

کتاب کے مندرجات اور حاصلِ بحث کے مطالعے کے بعد اب ہم اس کے اسلوب اور اس میں پیش کیے گئے افکار پر ایک تنقیدی نگاہ ڈالتے ہیں:

## موضوع پر فوکس سے گریز

یہ کتاب محمد ﷺ کے بارے میں ہے، لیکن مصنف نے آدھی کتاب میں قرآن میں تحریف و تبدیلی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ مصنف کا مقصد اسلام، قرآن اور محمد ﷺ کو بدنام کرنا ہے نہ کہ علمی تحقیق۔ سوال یہ ہے کہ ایک آدمی تحقیق تو کر رہا ہے محمد ﷺ کی شخصیت کے بارے میں اور صفحات صفحات اس پر سیاہ کیے جا رہا ہے کہ قرآن محفوظ نہیں رہا! اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی کتاب کے موضوع سے ہٹ کر اسلام پر حملہ آور ہونے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔

## مسلم مآخذ کیوں غیر مستند ہیں؟

سپنسر نے سیرت کے ذرائع کو اپنی کتاب میں غیر مستند ثابت کرنے کی کوشش کی ہے، لیکن یہ ایک تاریخی حقیقت سے انکار ہے۔ کوئی محقق کس بنیاد پر تمام اسلامی مآخذات کو غیر مستند قرار دے سکتا ہے؟ اس طرح تو دنیا کی کسی تاریخ کا کوئی مآخذ بھی ناقابلِ اعتبار قرار دیا جا سکتا ہے۔ یہی معیار ہے تو غیر مسلم مآخذ کو کیوں معتبر مانا جائے! جس بنیاد پر اسلامی مآخذ غیر معتبر قرار دیے جا رہے ہیں اسی معیار پر غیر اسلامی مآخذ کو کیوں غیر معتبر نہیں ٹھہرایا جا سکتا؟ جو شخص الامی مآخذ سے متعلق تحقیق اور جان کاری رکھتا ہے وہ آسانی سے اندازہ لگا سکتا ہے کہ مسلمانوں نے جن علمی اور سائنٹفک بنیادوں پر علوم کو مرتب کیا ہے۔ اس زمانے میں دیگر اقوام حتی کے مغرب میں بھی اس کا تصور تک نہ پایا جاتا تھا۔ علمِ حدیث ہی کو دیکھ لیں اس میں اعلیٰ تحقیقی معیار اور مسلم علما محدثین کا کاوشوں کی عظمت کا اعتراف خود بہت سے مغربی محققین نے بھی کیا ہے۔ سپرنگر کا یہ قول مشہور ہے کہ مسلمانوں نے اپنی نبی ﷺ کے حالات اور آپ ﷺ سے متعلق ہر چیز کو محفوظ کرنے کے لیے جو اعلیٰ پائے کا علمی کام کیا ہے، اس کی مثال کسی دوسری قوم کے یہاں نظر نہیں آتی۔

## قدیم محققین سے استشہاد سے گریز اور جدید محققین کی مرضی کی آرا پیش کرنا

قدیم و جدید تمام محققین حضور ﷺ کے تاریخی وجود پر متفق ہیں لیکن رابرٹ سپینسر ان تمام محققین کی متفق علیہ

باتوں کو نظر انداز کر دیتا ہے اور آج کے زمانے کے بعض مجہول لوگوں کی آرا اپنے موقف کے حق میں پیش کر دیتا ہے۔ کوئی بھی معروف سکالر یا محقق اس بات پر متفق نہیں ہے کہ محمد ﷺ کا وجود تاریخ سے ثابت نہیں۔ اس لیے رابرٹ سپنسر جدید محققین کے کام کو پیش کرتا ہے، جن کا اس شعبہ میں کام معمولی ہے۔ پھر جن لوگوں کی آرا وہ اپنے موقف کے حق میں پیش کرتا ہے، وہ بھی ان آرا سے وہ بات ثابت کرتے دکھائی نہیں دیتے، جو سپینسر ثابت کرنا چاہتا ہے۔ وہ ان کے مجموعی کام کو نظر انداز کر کے صرف ان کی وہ آرا پیش کرتا ہے، جو اس کے نظریے کے مطابق ہوں۔ بعض اوقات اس نے اسلامی ادبی ذرائع کے کچھ ایسے حصے بیان کیے ہیں، جن ہر مسلمانوں نے شک و شبہ کا اظہار کیا ہے۔ لیکن رابرٹ سپنسر نے انھیں ایسے پیش کیا ہے، جیسے انھیں ہر چیز پر شبہ ہے۔ گولڈ زیہر کی آرا کو اس انداز سے پیش کیا ہے، جیسے اسے احادیث کے تمام مجموعوں پر اعتراضات ہوں۔ وہ یہ بھی ذکر کرنے میں ناکام رہا کہ ان میں سے بہت سے اسکالرز جن کی تحقیق پر اس نے انحصار کیا ہے وہ نہ صرف محمد ﷺ کے تاریخی وجود کے قائل ہیں، بلکہ انھوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات بھی لکھی ہے، جن میں پیغمبر اسلام محمد عربی ﷺ کو ایک زندہ حقیقت تسلیم کرتے ہوئے ان کے سوانح بیان کیے گئے ہیں۔ اگرچہ ان کتب میں نبی ﷺ کے بارے بعض نازیبا کلمات بھی پائے جاتے ہیں، مگر رابرٹ سپنسر کے باطل دعویٰ کی تردید کے لیے یہ کتب کافی ہیں۔

## معاصر قریبی مآخذ کا حوالہ اور سپنسر کے استدلال کی حقیقت

رابرٹ سپنسر تاریخ نویسی کے بارے میں ان محققین کا مثالی طریقہ کار اختیار کرتا ہے جن کے مطابق کسی چیز کا تاریخی ہونا اس وقت ثابت ہوتا ہے، جب ان کے معاصر قریبی ذرائع میں اس کا ذکر ہو۔ دوسرے نمبر پر وہ ذریعہ یا آدمی غیر مبہم انداز سے اس کی وضاحت کرے۔ تیسرے نمبر میں بعد کے ذرائع ان سے ایک 'نقطہ' کا بھی فرق نہ کریں۔ جہاں تک پہلے اصول کا تعلق ہے، تو تاریخ میں کتنی ایسی شخصیات ہیں جن کی زندگی کے بارے میں واضح اور صحیح شواہد اس زمانہ یا زمانہ قریب کے موجود ہیں؟ مزید برآں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بارے میں اس زمانہ کی غیر مبدل کتاب قرآن میں ملتا ہے۔ ولیم میور کے مطابق:

> قرآن کی اس خصوصیت میں کوئی مبالغہ نہیں کہ محمد کی سیرت اور ابتدائی اسلامی تاریخ معلوم کرنے کے لیے اس میں بنیادی باتیں موجود ہیں۔[9]

رابرٹ اسپنسر کا دوسرا اور تیسرا اصول بھی غلط ہیں۔ابتدائی اور تاخیر کے ذرائع کسی بات پر آپس میں متضاد و متخالف ہو سکتے ہیں، لیکن کم از کم دونوں متفق ہیں کہ اس طرح کا فرد تاریخ میں موجود تھا۔
موجودہ دور کے بہت سے محققین نے حضور ﷺ کے معاصر بہت سے مآخذ کو دریافت کیا ہے، جو غیر اسلامی ہیں، اور جن سے واضح ہے کہ آپ ﷺ نے مکے میں اسی طرح زندگی گزاری جیسے مسلم مآخذ میں ملتی ہے۔

## کیا مسلمانوں نے مفتوحہ علاقوں میں مکمل تبدیلیاں کیں؟

رابرٹ اسپنسر کا تیسرا بڑا مفروضہ جو اس کی پوری دلیل کو قائم کرنے کے لیے ضروری ہے، وہ بھی تحقیقی نقطہ نظر سے غلط ہے۔ وہ دلیل پیش کرتا ہے کہ ابتدائی عرب مسلمان جنھوں نے بازنطینی اور فارسی سلطنتوں کے وسیع علاقوں کو فتح کیا انھیں فوری طور پر پورے شمالی افریقہ اور مشرقی وسطی میں مکمل تبدیلیاں کرنا تھیں۔ مسلمانوں کو فوری طور پر اپنے سکوں میں تبدیلیاں کرنا تھیں۔ آرکیٹکیچرل یادگاروں کی تعمیر کرنا تھی اور انتظامی زبان کو عربی میں تبدیل کرنا تھا۔ لیکن اس کا یہ مفروضہ اس وجہ سے غلط ہے کہ عربوں نے بہت کم وقت میں دو عظیم سلطنتوں کو فتح کیا، لہذا انھوں نے اس پرانے ڈھانچے کو اپنی جگہ پر برقرار رکھا۔ یہاں تک کہ وہ مفتوح قوموں کے درمیان رہنا بھی پسند نہیں کرتے تھے، اور جب تک عوام ٹیکس ادا کرتے رہتے وہ ان کے معاملات میں بہت کم دلچسپی لیتے یہ حقیقت اسلامی آثارِ قدیمہ کے ماہرین اور آرٹ مورخین کے درمیان بڑے پیمانے پر مشہور ہے۔ اس لحاظ سے رابرٹ سپنسر کا یہ مفروضہ بھی بے بنیاد ٹھہرتا۔

### عدم ربط و مطابقت

اس کتاب میں اسلوبیاتی عدم مطابقت اور عدم ربط پایا جاتا ہے۔ بعض اوقات سپنسر ایک ماخذ کو اس لیے ترک کر دیتا ہے کہ وہ قدیم نہ ہے، لیکن جب زمانہ جدید کا کوئی ماخذ اس کے نظریہ کی تائید کرتا ہے تو اسے فورا قبول کر لیتا ہے۔ اسی طرح کی مثال باب دوم میں موجود ہے، جب وہ سیوطی میں بیان کردہ ایک حدیث کو اپنے موضوع کے مطابق پاتے ہوئے فورا قبول کر لیتا ہے۔ اگر آدمی نے اپنے لیے کچھ اصول متعین کیے ہوں تو علمی و تحقیقی دیانت داری کا تقاضا ہے کہ ان سے انحراف نہ کیا جائے، لیکن رابرٹ سپینسر اپنے ہی متعین کردہ اصولوں سے انحراف کر کے اس تاثر کا پختہ کرتا ہے کہ وہ علمی تحقیق کی بجائے اسلام اور پیغمبرِ اسلام کے خلاف اپنے تعصب کو سامنے لا رہا ہے۔

## غیر مسلم مآخذ میں حضور ﷺ کا ذکر

رابرٹ سپنسر کے تاریخی نویسی کے مثالی طریقہ کار کے مطابق کئی غیر مسلم ذرائع بھی موجود ہیں، جو آپ ﷺ کی

تاریخ کو بیان کرتے ہیں۔ اپنے نظریہ کو درست ثابت کرنے کے لیے اسے تمام ذرائع سے انحراف کرناپڑے گا۔ جو آپ ﷺ کی وفات کے ساٹھ سال کے اندر آٹھ یونانی عیسائی، سریانی اور آرمینیائی تحریریں موجود ہیں، جن میں آپ ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ یہ تحریریں تین زبانوں میں مختلف مصنفین کی لکھی ہوئی ہیں جو ایک دوسرے سے ہزاروں میل دور رہتے تھے۔ رابرٹ سپنسر نے ذرائع کی صداقت کی چیلنج کیا ہے اور یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ روایتی واقعات کی حمایت کرنے والے ذرائع بھی جانچ کرنے پر گرنے لگتے ہیں۔ کچھ مصنفین کا رابرٹ سپنسر نے حوالہ دیا ہے، لیکن اس لسٹ میں ان کا ذکر نہیں کیا ہے۔ یہ سارے ثانوی ذرائع ہیں۔ فوٹ نوٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائی ماخذوں کے ترجمہ شدہ اقتباسات لیے گئے ہیں اور رابرٹ سپنسر زیادہ تر متنازعہ سمجھے جانے والے کاموں پر انحصار کرتا ہے۔

کتاب کی تنظیم اس کے مفروضہ کو مسترد کرتی ہے۔ یہ کتاب محمد ﷺ کے بارے میں سمجھی جاتی ہے لیکن تقریبا نصف کتاب باب نمبر چھ سے لے کر نو تک قرآن کے بارے میں ہے۔ یہ ابواب اگرچہ کتاب کی بحث میں مدد کرتے ہیں لیکن کتاب کی ترتیب میں انہیں پہلے ہونا چاہیے تھا۔

اس بحث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ رابرٹ سپنسر نے سیرت کے ذرائع کو اپنی کتاب میں غیر مستند ثابت کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ وہ اپنا مقالہ درست ثابت کر سکے لیکن جیسا کہ قرآن وحدیث اور مسلم وغیر مسلم ذرائع سے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ ذرائع مستند ہیں۔ اس کتاب کا بنیادی مقصد یہ ثابت کرنا ہے کہ حضرت محمد ﷺ ایک تاریخی افسانہ ہے یہ ایک ایسا شخص تھا جس کا شائد وجود ہی موجود نہ ہو لیکن شواہد کے تجربے اور تفصیلی مطالعہ کے نتیجے میں ثابت ہوتا ہے کہ رابرٹ سپنسر کے حوالہ جات اس کے موضوع کی حمایت کرنے سے قاصر ہیں۔

## ابتدائی اسلام اور آثارِ قدیمہ

رابرٹ سپنسر نے یہ نقطہ نظر پیش کیا ہے کہ ابتدائی اسلام کے متعلق آثار قدیمہ کا مواد موجود نہیں ہے۔ تاہم حقیقت یہ ہے کہ اسلام کے ابتدائی پچاس سالوں کے دوران دستاویزی اعداد و شمار کے کم از کم پچیس ریکارڈ ایسے موجود ہیں، جو اسلام کی ابتدائی تاریخ کو بیان کرتے ہیں۔ تاہم محمد ﷺ کی وفات کے پچاس سے سو سالوں کے درمیان درجنوں دستاویزی اعداد و شمار موجود ہیں جو آپ ﷺ کے نام محمد ﷺ کو ظاہر کرتے ہیں۔

## خلاصہ بحث

اس کتاب میں کسی بھی طرح کے علمی توازن کا فقدان ہے۔اس نے دوسروں کے کاموں پر انحصار کیا ہے اور کتاب کا آغاز تاریخ کے اصول کے ایک انتہائی نظر ثانی شدہ معیار کے ساتھ کیا، جو کہ پرانی تاریخ کو ناقابل عمل بنا دینے والی ہے۔اس نے یہ غلط خیال بھی شروع کر دیا کہ مسلمان فاتحین فوری طور پر شمالی افریقہ اور مشرقی وسطی کو ہر لحاظ سے مکمل تبدیل کر دیں گے۔رابرٹ سپنسر کا دستاویزی مواد کا انتخاب اور استعمال بھی درست نہیں ہے۔ مسلم ذرائع کے ساتھ اس کا سلوک یک طرفہ اور سطحی ہے۔کتاب اس قدر قیاس آرائیوں سے بھری ہوئی کہ کوئی بھی نقطہ اپنے منطقی انجام کو نہیں پہنچتا۔ سپنسر اپنا مفروضہ ثابت کرنے میں بری طرح ناکام رہا ہے۔

## مصادر و مراجع


1 Robert Spencer, Did Muhammad Exist? An Inquiry into Islam's Obscure Origins (New York: ISI Books, 2012).

2 Robert Spencer, Islam, History and Faith http://pamelageller.com/2012/05/atlas-exclusive-robert-spencer-Islam-history-and- faith.html

3 Spencer, Did Muhammad Exist? 55.

4 Spencer, Did Muhammad Exist? 193.

5 Spencer, Did Muhammad Exist? 45.

6 Spencer, Did Muhammad Exist? 100.

7 Spencer, Did Muhammad Exist? 196.

8 Spencer, Did Muhammad Exist? 38.

9 William Muir, Life of Mahomet, Introduction, 28.